



## سوال

(369) فجر کی دو سنتیں فرضوں کے بعد نہیں ہوتیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر لوگ فجر کی نماز چھوڑ کر دو سنتیں شروع کر دیتے ہیں اور پھر اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ جماعت کی نماز سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ فجر کی دو سنتیں فرضوں کے بعد نہیں ہوتیں۔ (محمد حنیف کوہاٹ)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب نماز باجماعت کھڑی ہو جائے تو پھر سنن نوافل پڑھنے جائز نہیں۔ بعد نماز فرض سنتوں کا پڑھنا جائز ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے۔

"عن قیس بن عمرو راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یصلی بعد صلوٰۃ الصبح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح رکعتان فقال رجل انی لم اکن صلیت رکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

"یعنی قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو دیکھا۔ جو بعد نماز صبح دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا صبح کی نماز دو رکعت ہے تو اس مرد نے کہا میں نے صبح کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ (اس وقت وہ میں نے پڑھی ہیں آپ چپ رہے۔) "اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص فجر کی نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو بعد نماز صبح سنتیں پڑھے۔"

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جب جماعت نماز فجر کی کھڑی ہو جائے اس وقت دو رکعت سنت فجر کی پڑھے یا شامل ہو جاوے۔ اور اگر شامل جماعت ہو گیا۔ تو بعد نماز فرض کے طلوع آفتاب سے قبل نماز سنت کو پڑھے یا نہیں؟ بیٹو! تو جروا

الجواب۔ اس وقت سنت نہ پڑھے۔ جماعت میں شامل ہو جائے۔ بموجب فرمودہ رسول اللہ ﷺ کے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا۔

"اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة"

ترجمہ۔ "جب وقت نماز کھڑی ہو جاوے۔ تو اس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں"

دوسری حدیث

"ثم زاد اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ركعتي الفجر قال لا ركعتي الفجر اخر جابر بن عبد الله بسند حسن"

اور قیس سے روایت ہے۔

"خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ف اقيمت الصلوة فضيلت معه الصبح ثم انصرف النبي صلى الله عليه وسلم فوجد في اصلي فتقال ملأيا قيس اصلا تان معا قلت يا رسول الله اني لم اكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا اذا"

"قیس سے روایت ہے کہ قیس نے کہا کہ حضرت ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے اور نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز فرض پڑھی۔ بعد سلام پھیرنے کے حضرت نے مجھ کو نماز پڑھے دیکھا تو فرمایا ٹھیر جا۔ اسے قیس کیا تو دو نمازیں اکٹھی پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے فجر کی سنت کی دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو کچھ مذافقہ نہیں۔"

ان روایات مذکورہ بالا سے وقت کھڑی ہو جانے جماعت فرض کے شامل ہونا جماعت میں ضرور ہے۔ اور پڑھنا سنتوں کا بعد جماعت کے قبل طلوع آفتاب کے یہ بھی ثابت ہو گیا اگر کوئی بعد طلوع آفتاب کے سنتیں پڑھے گا تو بھی درست ہے۔ واللہ اعلم (کتبہ محمد عبید اللہ و عبد الحق)

الجواب صحیح۔ محمد یاسین صاحب الرحیم آبادی نے بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے۔ حقیقت میں اقامت ادا لے سنت فجر ناجائز و نادرست از روئے حدیث صحیح السند کے ہے۔ اور کتب فقہ میں بھی اس طرح سنت پڑھنے کو کہ جس طرح آجکل فی زمانہ جاں پڑھتے ہیں۔ یعنی قریب صفت کے اور مسجد میں ممنوع لکھا ہے اور فتح القدر میں لکھا ہے۔ کہ اس طرح سے جیسا کہ آجکل مروج ہو رہا ہے۔ سنت فجر پڑھتے ہیں۔ بہت سخت مکروہ ہے۔ اور وہ بڑے ابھل ہیں۔ اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ سنت فجر وقت اقامت مسجد میں ممنوع و نادرست ہے۔ اگر پڑھے تو خارج از مسجد پڑھے۔ اور مولوی عبد الہی صاحب لکھنوی حنفی نے عمدۃ الرعا یہ صفحہ 238 و تعلیق المسجد ص 86 میں خوب واضح کر کے لکھا ہے۔ کہ از روئے احادیث صحیحہ مرفوعہ سنت فجر وقت تکبیر نہ پڑھنی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجانی نزیل الدلی (خادم شریعت ابو محمد عبد الوہاب 1300)

الجواب صحیح۔ محمد طاہر۔ اکثر جاہل لوگ جو وقت اقامت فرض صبح کے سنتیں پڑھتے ہیں یہ درست نہیں پس جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔ عبد الطیف حنفی واعظ جامع مسجد دہلی۔ (سید محمد نذیر حسین۔ محمد تلمطف حسین۔ سید محمد عبد السلام)

هدانا عندي واللہ اعلم بالصواب

**فتاویٰ شنائیہ امرتسری**

جلد 01 ص 566



## محدث فتویٰ